

سوال

کیا آپ ہمیں اللہ تعالیٰ کے نبی یحییٰ علیہ السلام کے بارہ میں کچھ معلومات مہیا کر سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شیخ سنقطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اے یحییٰ میری کتاب کو مضبوطی سے تھام لو مریم (12) -

یعنی تورات کو مضبوطی سے تھام لو، یعنی سب سے پہلے اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کرو تاکہ آپ کو صحیح معانی سمجھ آجائیں اور اس تورات پر اعتبار سے عمل کرو چاہے وہ عقیدہ ہو یا حلال و حرام کا وہ اس کی حلال کردہ کو حلال اور حرام کردہ کو حرام جانیں اور اس کے آداب کو اپنائیں اور اس کے مواعظ سے نصیحت حاصل کریں اور اس کے علاوہ باقی سب معاملات میں بھی اس پر عمل کریں ، اور عام مفسرین یہاں پر کتاب سے مراد تورات ہی لی ہے -

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

اور ہم نے اسے بچپن سے ہی دانائے عطا فرمادی -

یہاں پر حکم سے کیا مراد ہے اس میں علماء کے اقوال ایک ہی طرف آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بچپن میں ہی کتاب کی فہم اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا عطا فرمایا تھا -

اور یہ قول **حنانا** کا حکم پر عطف ہے تو معنی یہ ہوگا کہ ہم نے اسے اپنی طرف سے شفقت عطا فرمائی ، رحمت و شفقت اور نرمی کو حنان کہا جاتا ہے ، کلام عرب میں حنان کا اطلاق شفقت اور نرمی پر ہونا معروف ہے ، اسی معنی میں عرب کا یہ قول ہے کہ حنانک وحنانیک یا رب ، یعنی اے رب تیری رحمت کا سوال ہے -

اور زکاة کا عطف بھی ماقبل پر ہے یعنی ہم نے اسے اطاعت اور تقرب الی اللہ سے نواز کر گناہوں اور معاصی کی میل کچیل سے طہارت اور پاکی نصیب فرمائے۔

وكان تقيا اور رہ متقی تھا۔ یعنی وہ اپنے رب کے اوامر کو بجا لانے والا اور جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے روکا تھا اس سے رکنے والا تھا اسی لیے کبھی بھی اس نے برائی نہیں کی اور نہ ہی کبھی اس کے بارہ میں سوچا ہی تھا۔
اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

وہر ابوالدیہ اور وہ اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے والا تھا۔

البر زبر کے ساتھ بر کا اسم فاعل ہے، یعنی ہم نے اسے اپنے والدین کے ساتھ بہت ہی زیادہ احسان اور نیکی کرنے اور ان سے نرم رویہ رکھنے والا بنایا۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

وہ سرکش اور گنہگار نہ تھا۔

یعنی وہ اپنے رب اور والدین کی اطاعت کرنے سے تکبر نہیں کرتا تھا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مطیع اور اپنے والدین کے ساتھ تواضع کرنے والا تھا۔

ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جبار اسے کہتے ہیں جو بہت زیادہ جبر کرنے والا ہو یعنی لوگوں پر بہت زیادہ جبر و ستم اور ان پر ظلم کرنے والا، اور پروہ شخص جو تکبر کے ساتھ لوگوں پر ظلم و ستم ڈھاتا ہے ہو اسے جبار کہا جاتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے۔

ابن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہاں پر سلام کا معنی امان ہے یعنی وہ امن میں رہے گا۔

اور ظاہر بھی یہی ہوتا ہے اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یحییٰ علیہ السلام کے لیے سلام ہے جس کا معنی امن و سلامتی ہے۔۔۔

اور سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کہ یہ فرمان :

اور سردار ، ضابط نفس ، اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے آل عمران (39) -

توسید اسے کہا جاتا ہے جس کی اکثر لوگ بات مانیں اور اس کے پیچھے چلیں ---

اور حضورا اسے کہتے ہیں جو استطاعت رکھنے کے باوجود عورتوں سے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے دور رکھے اور ان سے بالکل کٹ جائے تو یہ ان کی شریعت میں جائز تھا ، لیکن ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے کہ شادی کی جائے اور بالکل عورتوں سے علیحدگی نہ کی جائے -

اور یہ فرمان ، اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے نبی نبا سے اسم مفعول کے معنی میں فعیل کے وزن ہے ، اور نبا اس خبر کو کہتے ہیں جو ایک ذی شان ہو اور وحی بھی ایک شان والی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائی جاتی ہے -

اور صالح ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے عقائد اور اعمال و اقوال اور نیتیں صحیح اور اچھی ہوں اور فاسد نہ ہوں ، اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو صالح کے وصف سے نوازا ہے جس طرح کہ دوسرے انبیاء کو بھی صالح کا وصف دیا ہے سورة الانعام میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور زکریا ، یحییٰ ، عیسیٰ ، اور الیاس (علیہم السلام جمیعا) یہ سب صالحین میں سے تھے الانعام (85) - .